محمد راشد اقبال
لیکچرر اردو، گورنمنٹ اسلامیہ کالج، قصور
پی ایچ ڈی ریسرچ اسکالر، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

ڈراما اور فلم: فن اور تکنیک کا تقابلی مطالعہ

Film and drama are two distinct genres. Drama is an ancient tradition as compared to chronological origin of film. Both, drama and film share a number of parallel features; apart from similarities there are divergent dissimilarities too. Drama has two basic types i.e. tragedy and comedy while film has more than two types. Drama has different medium of presentation than film. Drama and film have different production stages and technicalities. The present study aims at a comparative description of drama and film.Striking contrasts in the process of writing, producing and presenting drama and film have been explored here.

ڈراما کی ابتداء انسانی زندگی کے ساتھ ہوئی۔ جس قدر زندگی سادگی سے پیچیدگی کی طرف بڑھتی گئی اسی طرح ڈراما بھی پیچیدہ ہوتا رہا۔ ارتقاء کے ماہ وسال طے کرنے کے بعد ڈراما کی جدید شکل ہمارے سامنے ہے۔ ادب کی یہ صنف اتنی جامع ہے کہ چند الفاظ یا چند سطور میں اس کا احاطہ مشکل ہے۔ ارسطو نے اپنی تصنیف ''بوطیقا'' میں اسے نقالی کہا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ نقالی انسان کی صفات میں سے ایک ہے اور اسی صفت کی وجہ سے آج انسانی ترقی عروج پر ہے۔

ڈراما یونانی زبان کے لفظ ''ڈراؤ'' سے مشتق ہے جس کا معنی ''کر کے دکھانا'' ہے۔ ڈراما میں لفظ اور حرکت دونوں شامل ہیں۔ ان الفاظ اور حرکات وسکنات کو زندگی کے مختلف پہلوؤں کا عکاس بنا کر ناظرین کے لیے پیش کیا جاتا ہے اور یوں ہم زندگی کے اُتار چڑھاؤ کو حقیقی نظر سے دیکھنے کے قابل ہوتے ہیں اور زندگی کے ناقابل برداشت پہلوؤں کو بھی قریب سے محسوس کرتے ہیں۔ ہر آنے والے دور میں ڈراما نے اپنے اظہار کے لئے مختلف صورتوں کو اپنایا ہے۔ یہ صورتیں ایک دوسرے سے مختلف ضرور ہیں لیکن بنیادی شرائط ایک ہی ہیں۔ زبیر شاداب اپنی تصنیف ریڈیو نشریات: تاریخ، اصناف اور پیش کش میں لکھتے ہیں:

ڈراما خواہ اسٹیج کا ہو یا ریڈیو کا ان کی بنیادی شرائط اور لوازمات ایک ہیں۔۔۔ڈراما کے اظہار کی جتنی صورتیں ہمارے سامنے آچکی ہیں ان کو کم از کم چار وسائل ابلاغ کے ذریعے سمجھا جاسکتا ہے (۱) تھیٹر (۲) ریڈیو (۳) ٹیلی ویژن (۴) تحریر۔[۱]

ڈراما کی ابتداء یونان میں تھیٹر کے ذریعے ہوئی۔ یونان کے بعد اس صنف کو زیادہ مقبولیت روم، انگلستان اور ہندوستان میں ملی۔ انگلستان میں اس صنف نے خوب ترقی کی۔ شکلیسپئر نے ڈراما کو کمال درجہ پر پہنچایا۔ یہی وجہ تھی کہ شیکسپئر انسانی نفسیات سے بچوں کے کھیل کی طرح کھیلتا رہا اور اُس کے ڈراموں میں انسانی نفسیات کا باریک بینی سے مطالعہ کیا گیا ہے۔ زندگی کا ہر پہلو چاہے طربیہ ہو یا المیہ، تاریخی ہو یا رومانوی کا تمام اطراف سے اس کا احاطہ کیا گیا۔

> یونان کے بعد ڈراما ہند میں پہنچا اور یونانی ڈراموں کے اثرات واضح طور پر ہند کے ڈراموں پر نظر آتے ہیں۔ یونان اور ہند میں توہم پرستی اور دیوتاؤں کی پوجا پاٹ ایک مشترک عمل رہا ہے۔ لہٰذا دونوں تہذیبوں کے ڈرامے بھی اپنا خام مال کردار، کہانی، پلاٹ وغیرہ اپنے معاشروں سے ہی لیتے ہیں۔

سید وقار عظیم بیان کرتے ہیں:

> مشرق میں ہندوستان اور مغرب میں یونان کو ڈرامے کی تخلیق اور پرورش میں آغوش مادر اور گہوارۂ محبت کی حیثیت حاصل ہے اور اس لیے ان دونوں ملکوں میں اس صنفِ ادب کے ساتھ جو تصورات وابستہ ہوئے اور جن روایتوں نے جنم لیا انہی کو آنے والی صدیوں میں بھی اس کے فن کے لازمی عناصر سمجھا گیا۔[۲]

تھیٹر یا اسٹیج کے بعد ریڈیو نے ڈرامے کو دوبارہ زندگی دی اور ریڈیو سے یک بابی ڈراموں کا آغاز ہوا لیکن ریڈیائی ڈرامے کا تعلق صرف سننے کی حد تک ہی رہا اس لیے ریڈیو نے ڈرامے کا سب سے کم ساتھ دیا اور پھر ریڈیو کو ناکام کرنے میں ٹیلی ویژن نے اہم کردار ادا کیا۔ اس طرح یک بابی اور کتابی شکل میں ڈراما لکھنے والوں کا رجحان ٹیلی ویژن کی طرف ہو گیا اور ٹیلی ویژن پر ڈراموں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ لیکن ڈراما جس بھرپور انداز سے شروع ہوا اور اُس نے ہزاروں سالوں پر محیط سفر طے کیا تھا اپنے وجود کو اتنی زیادہ کامیابی کے ساتھ برقرار نہ رکھ سکا اور عصر حاضر میں ڈرامے کی جگہ فلم نے سنبھال لی۔ فلم کو ڈراما کی جدید شکل بھی

کہا جاسکتا ہے اور موجودہ دور میں ڈراما کی نسبت زیادہ کامیابی سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔

لفظ ''فلم (Film)'' کی ابتداء کے بارے میں متضاد آرا ملتی ہیں۔قدیم انگریزی میں ''فلمن (Filmen) کا مطلب جھلی (Membrane) ہے۔جس کا ماخذ مغربی جرمنی ہے جو جدید انگریزی میں فیل (Fell) بنا اور پھر ''فلمن''اور ''فیل'' سے لفظ فلم (Film) وجود میں آیا۔

انٹرنیٹ پر اسے ایک خاکے کی مدد سے یوں پیش کیا گیا ہے:۳۰

مغربی جرمنی (West Germanic)

قدیم انگریزی (Old English) — انگریزی (English)

فلمن (Filmen) (جھلی Membrane) — فیل (Fell)

فِلم (Film)

جبکہ لفظ ''مووی''(Movie) محققین کے مطابق متحرک فلموں یعنی ''Moving Pictures'' کا اختصار ہے۔

ڈاکٹر قیصر شمیم نے فلم کی تکنیک کے بارے میں ایک مثال کے ذریعے اپنے خیالات کا اظہار یوں کیا ہے:

> فلم، سلولائڈ پر اتاری ہوئی تصاویر کے ایک سلسلے پر مشتمل ہوتی ہے۔ خاموش فلم کی حالت میں کیمرہ ۱۴فریم فی سیکنڈ کی رفتار اور بولتی فلم کی حالت میں ۲۴فریم فی سیکنڈ کی رفتار سے تصاویر لیتا ہے۔
>
> فریم کسی شاٹ کا وہ بنیادی یونٹ ہے جو سیکنڈ کے ۲۴ویں حصے میں اشیاء اور افراد کے بدلتے ہوئے رشتے کی تصویر لے لیتا ہے۔ فرض کیجئے کسی شخص کو میز سے قلم اٹھانے میں ایک سیکنڈ لگتا ہے تو متحرک کیمرہ اس منظر کو ۲۴ویں حصے میں (میز،قلم اور دوسرے اشیاء کے رشتے سے)ہاتھ کی پوزیشن کو ظاہر کرے گی۔ پھر جب ان ۲۴ تصاویر (یا فریم) کو اسی رفتار سے اسکرین پر دکھایا جائے گا تو فلم بین کو یہ گمان ہوگا کہ ہاتھ سچ مچ حرکت کر رہا ہے اور اس نے واقعتاً میز

سے قلم اٹھالیا ہے حالاں کہ حقیقتاً اس نے صرف ۲۴ تصاویر کوایک خاص ترتیب میں دیکھا ہے۔
یہی متحرک فلم (مووی) کا راز ہے۔[۴]

سنیما کی ابتداء ۱۹ویں صدی کے آخر میں ہوئی۔ دنیا کی پہلی فلم فرانس میں بنی جس کی نمائش ۲۸دسمبر ۱۸۹۵ء میں کی گئی ۔سنیما بھی ڈراما اور فلم کے درمیان فرق کو پیش کرتا ہے کیونکہ فلم کے لئے سنیما کے وجود سے انکار نہیں کیا جا سکتا جبکہ ڈراما کے لئے سرے سے ہی سنیما بے نام سی چیز رہا ہے۔ابتداء سے ہی اسٹیج پر ڈراما کی آبیاری ہوئی تو فلم سنیما میں پھلی پھولی۔لہٰذا ڈراما کے لئے اسٹیج کی شروع میں وہی اہمیت تھی جو فلم کے لئے سنیما کی تھی۔لیکن عصر حاضر میں تھیٹر یا اسٹیج کا وہ مقام ومرتبہ نہیں رہا جو سنیما کا ہے اور سنیما اپنے ترقی کے سفر کی طرف مسلسل آج بھی گامزن ہے۔ دیبو محمدار نے اپنے ایک مضمون ”سنیما...... کامیابیوں سے پر ایک صدی“ میں سنیما کی ترقی اور اہمیت کے بارے میں لکھا ہے:

> سنیما کی سائنس اور فن کو ساتواں فن قرار دیا گیا ہے۔ زندگی سے اس فن کا گہرا تعلق ہے۔تفریح کے ذریعہ کے اعتبار سے سنیما بے مثل ہے۔فلم سازی وفلم بینی کا سلسلہ جاری وساری ہے۔۔۔ یہ حقیقت ہے کہ سنیما کی بالادستی ہمیشہ قائم رہے گی کیوں کہ کوئی اور ذریعہ زمان ومکان کی مختلف جہتوں کو اتنے موثر انداز میں پیش نہیں کرسکتا۔کسی اور فن میں اتنے زیادہ لوگوں کو مختلف طریقوں سے شریک کرنا ممکن نہیں ہے۔ اس میں آنکھیں، کان، ذہن، دل اور پیٹ کی بھوک سبھی شامل ہیں۔[۵]

لہٰذا ذریعہ اظہار کی بنیاد پر ڈراما سے قریب ترین صنف فلم ہے لیکن قریب ترین صنف ہونے کے باوجود ڈراما اور فلم میں بنیادی امتیازات بھی موجود ہیں اور ان امتیازات کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈراما اور فلم کا تقابل کیا جا سکتا ہے۔Bert Cardullo نے ***Screen Writings*** میں ڈراما اور فلم کا فرق ان لفظوں میں بیان کیا ہے:

> Many people still cling to the naive belief that drama and film for example, are two aspects of the same art, except that drama is "Live" while movies are "recorded".[6]

ترجمہ: ڈراما براہ راست اور فلم ہمیشہ ریکارڈنگ کے بعد پیش کی جاتی ہے ۔اس بنیادی فرق کے علاوہ بہت سے لوگ ابھی بھی فلم اور ڈراما کو ایک ہی فن کے دو پہلو تسلیم کرنے پر بضد ہیں۔

لیکن پریم پال اشک نے ذرا مختلف انداز میں اس فرق کو یوں بیان کیا ہے:

۔۔۔ڈراما اور فلم میں اہم فرق یہ ہے کہ ڈرامے میں اداکار زندہ اور پائندہ صورت میں اسٹیج پر جلوہ گر ہو کر اپنے فن کے جوہر دکھاتے ہیں جبکہ فلم محض پرچھائیوں کا کھیل ہے اس لیے ڈراما حقیقی زندگی کے قریب تر ہوتے ہوئے بھی زندگی سے دور رہتا ہے اور فلم حقیقت سے دور ہوتے ہوئے بھی ہماری زندگی کا اہم جزو بنتی جا رہی ہے۔[۷]

ڈراما کی طرح فلم بھی ایک آرٹ ہے جس کی اپنی مخصوص پہچان ہے اور کسی حد تک ڈراما سے زیادہ غور طلب ہے۔ فلم آرٹ کو تین پہلوؤں سے پرکھا جا سکتا ہے۔ Arron Sultanik نے اپنی تصنیف ***Film A Modern Art*** کے ***Introduction*** میں ان تین پہلوؤں کا اس طرح ذکر کیا ہے:

Film: A modern art is a three-part survey of the medium of motion picture first, as it evolves within a network of ideas and artistic experimentation unique to modern culture; second, as an art from which has created a unifying narrative legacy; third, as a contenporary stylistic phenomenon.[8]

ترجمہ: فلم: ایک جدید فن کے طور پر متحرک فلموں کا تین پہلوؤں سے جائزہ پیش کرتی ہے، پہلا یہ کہ اس کا ارتقاء ان خیالات اور فن کارانہ تجربات سے ہوتا ہے جو جدید تہذیب میں منفرد ہیں۔ دوسرا یہ کہ فلم نے بطور فن مجموعی بیانیہ کی روایت کو جنم دیا ہے، اور تیسرا یہ کہ ایک ہم عصر اسلوبی مظہر ہے۔

اگر ڈراما کا جائزہ لیا جائے تو سب سے پہلے ڈراما کی موضوعات کے حوالے سے اقسام سامنے آتی ہیں۔ ڈراما کی دو بڑی اقسام ہیں یعنی المیہ اور طربیہ۔ ڈراما کی اور بھی بہت سی اقسام موجود ہیں لیکن ڈراما کی باقی اقسام پر ان دونوں کے اثرات کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ ڈاکٹر محمد اسلم قریشی بیان کرتے ہیں:

بعض ڈرامے سنجیدہ اور غم آگیں ہوتے ہیں اور بعض مسرت افزا اور شگفتہ۔ قدیم زمانے سے اِن کو طربیہ اور المیہ کا نام دیا گیا۔ ان دو بڑی اقسام کے علاوہ بعض ڈرامے ان دونوں کے اختلاط سے بھی جنم لیتے ہیں۔[۹]

وہ مزید لکھتے ہیں:

ان کو ارسطو سے لے کر اب تک خاص اہمیت دی جاتی رہی ہے۔ ان اقسام کا نہ صرف بذات اپنا

خاص مقام ہے بلکہ یہ دوسری اقسام کا جائزہ لیتے وقت کسوٹی کا کام دیتی ہیں۔[۱۰]

عشرت رحمانی نے ڈراما کی اقسام کو ایک خاکے کے ذریعے اس طرح واضح کیا ہے:[۱۱]

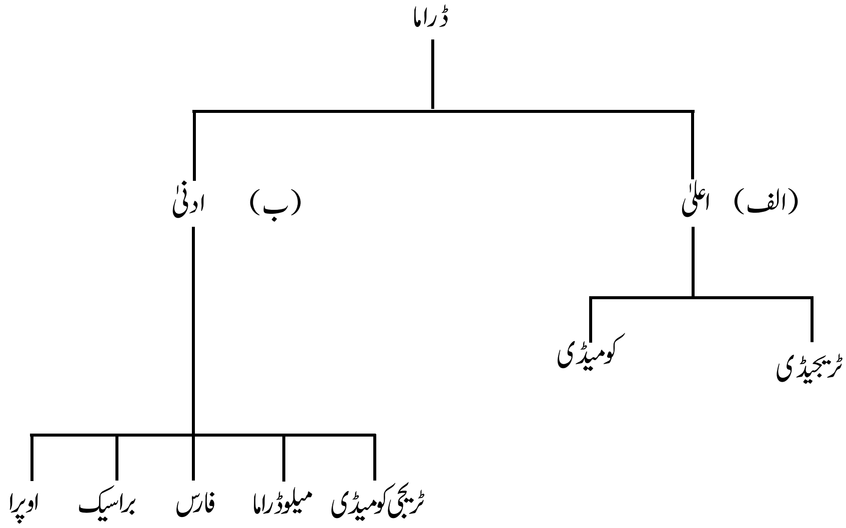

فلم کی اقسام ڈراما کی نسبت زیادہ ہیں اور یوں فلم کی طرف دلچسپی بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ فلم کی اقسام میں ایکشن فلمز (Action Films)، ایپک فلمز (Epic Films)، سائنس فکشن (Science Fiction) وار فلمز (War Films) ہیں۔ ان کے علاوہ تجرباتی، جانوروں اور (Animation) پر بنی فلمیں اور ڈاکومنٹری فلم (Documentary Films) حقیقت پر مبنی ہوتی ہے۔ David Bordwell اور Kristin Thompson نے فلم کی چند مشہور اقسام کا ذکر یوں کیا ہے:

> Our popular way of grouping fiction ***films*** is by genre, such as westerns, musical, war ***films,*** science fiction and so on.[12]

ترجمہ: بطور صنف، فکشن فلم کی ویسٹرن، میوزیکل، جنگ پر مبنی فلم اور سائنس فکشن وغیرہ میں درجہ بندی کی جا سکتی ہے۔ فلم کی مزید کچھ اقسام اور بھی ہیں جن کے نام کچھ اس طرح ہیں:

۱۔ ایڈونچر (Adventure)، ۲۔ کومیڈی (Comedy)، ۳۔ کرائم (Crime)، ۴۔ فنٹسی (Fantasy)، ۵۔ ہارر (Horror)، ۶۔ تاریخی (Historical)، ۷۔ مسٹری (Mystery)، ۸۔ ساگا (Saga)، ۹۔ سے ٹائر (Satire) اور ۱۰۔ تھرلر (Thriller) وغیرہ

فلم ڈراما کی نسبت دقت آمیز اور مشکل کام ہے۔ کسی بھی قسم کی پروڈکشن کے تین بنیادی مراحل ہوتے ہیں:

۱۔ پری پروڈکشن (Pre Production)

۲۔ پروڈکشن (Production)

۳۔ پوسٹ پروڈکشن (Post Production)

جبکہ فلم پروڈکشن کا چوتھا مراحلہ Distribution بھی ہوتا ہے، جس کے لئے Red Carpet جیسی تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے اور فلم کے حوالے سے Animation کا تجربہ کریں تو اس میں ڈرائنگ، ماڈلز اور اسی طرح ایڈیٹنگ اور فوٹوگرافی سے متعلقہ کام بہت ہی حساس قسم کا ہوتا ہے جبکہ ڈراما ان تمام چیزوں سے پاک ہے۔

ڈراما اور فلم میں ایک بڑا فرق زبان کا بھی ہے۔ اگر ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی زبان پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ ان فورم پر زبان کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی جاتی۔ اس لیے کہا جاتا ہے کہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن نے زبان کو بگاڑنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جبکہ فلم کی زبان بہت آسان اور عام فہم ہوتی ہے۔ مشکل الفاظ کی بجائے عام بول چال والے الفاظ کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔ فلم کی زبان کے بارے میں Timothy J. Corrigan کی آراء کچھ یوں ہے:

> The actual writing of essay involve guideline that are basic to all writing and are important to rehearse and recall frequently. Because a film critic is re-creating a film and prespective on it through language sensitive and accurate use of words is paramount.[13]

ترجمہ: حقیقی مضمون نگاری میں ایسی ہدایات شامل ہوں جو تمام تحریروں کے لیے بنیادی ہوں اور جنہیں یاد رکھنا اور دہرانا آسان ہو۔ ایک فلمی نقاد فلم اور اس کے نکتہ نظر کی زبان کے ذریعے دوبارہ تشکیل کرتا ہے۔ لہٰذا حساس اور مناسب الفاظ کا انتخاب بہت اہمیت رکھتا کا حامل ہے۔

اسی طرح فلم کی کہانی میں (Connotation اور Denotation) کی اپنی اہمیت ہے۔ کیونکہ فلم رائٹر کو ذہن اور مطالعہ کے علاوہ زبان پر بھی مہارت ہوتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ ان جیسی اصلاحات کو ماہرانہ انداز سے استعمال کرتا ہے۔ لفظوں کے استعمال کے لئے یہ ان کے پاس ایک موثر ہتھیار ہے اور فلم میں زبان سین کے مطابق لکھی جاتی ہے اس لیے فلمی کہانی کو سکرپٹ میں تبدیل کرنے کے لئے سکرپٹ رائٹر کی خدمات سے انکار نہیں کیا سکتا۔

ٹیلی ویژن کے لئے لکھنا ایک بہت شاندار اور بڑا کام ہے کیونکہ ایک سکرین پلے کے لئے سینکڑوں تیکنیکی لوگ کام کرتے ہیں۔ پرنٹ اور الیکٹرونک میڈیا کے لئے سکرپٹ ایک عام اصطلاح استعمال ہوتی

ہے۔ ٹیلی ویژن سکرپٹ کو سکرین سکرپٹ کہا جاتا ہے۔ سکرین کے لئے لکھنا اور پلے کے لئے لکھنا دو مختلف چیزیں ہیں۔ سکرین رائیٹنگ: ٹاک شوز، دستاویزی فلم، سٹیج پلے، اور ویڈیو گیمز کے لئے لکھا جاتا ہے۔ جبکہ سکرین پلے: ٹیلی ویژن فیچر فلم اور سیریل کے لئے لکھا جاتا ہے۔ تمام سکرین پلے سکرپٹ کہلاتے ہیں لیکن تمام سکرپٹ پلے نہیں ہوتے۔ سکرپٹ کے تین حصے ہوتے ہیں:

۱۔ سرخی (Heading)

۲۔ بیانیہ (Narrative Description)

۳۔ مکالمے (Dialogues)

ہالی وڈ، بین الاقوامی ٹیلی ویژن اور فلمی صنعت نے سکرین کے لئے قوانین بنا لیے ہیں۔ ڈھانچہ کچھ اس طرح سے ترتیب دیا جاتا ہے کہ ایک صفحہ سکرین ٹائم کے ایک منٹ کے برابر ہوتا ہے۔ فلمائے جانے والے سکرپٹ میں ہر منظر پر نمبر لگایا جاتا ہے اور اسے تکنیکی ہدایات دی جاتی ہیں۔ تاہم "Spec" یا "Draft" میں مختلف مراحل کے ساتھ بہت کم تکنیکی ہدایات ہوتی ہیں۔

ڈراما اور فلم میں کردار نگاری بہت اہم ہے لیکن دونوں کی کردار نگاری میں بہت فرق پایا جاتا ہے۔ فلموں میں ہمیں Stereotype کردار بھی ملتے ہیں اور ان کرداروں کے ذریعے فلم میں Metaphor کا استعمال سونے پر سہاگہ کا کام کرتا ہے۔ جہاں فلم میں Metaphor کا استعمال ہے تو ڈراما میں Limited Speech کا استعمال ہوتا ہے جو پلاٹ کی جان ہوتا ہے۔

ڈراما اور فلم پر بات کرنے کے لئے ڈراما اور فلم تھیوری کا بھی تجزیہ کرنا ضروری ہے کیونکہ ڈراما اور فلمی کہانی میں بہت فرق پایا جاتا ہے۔ ماضی اور حال میں فلمی کہانی پر بہت سے مصنفین نے اپنی نگارشات پیش کی ہیں۔ مغرب میں تو فلم تھیوری پر نمایاں کام موجود ہے جبکہ ڈراما تھیوری پر موجودہ دور میں اتنا زیادہ کام نہیں ہو رہا ہے۔ لہٰذا ناقدین کی تحریروں نے فلم تھیوری کو ایک اونچا مقام دلانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ فلم تھیوری کے حوالے سے Robert Stam رقمطراز ہیں:

> While the literature of film theory is vast, so on and while there are numerous anthologies of film theory and criticism. Film theory, like all writing, is palimpsestic: it bears the traces of earlier theories and the impact of neighbouring discourses saturated with the memory of longer histories of reflection, theory embeds many antecedent debates. Film theory must be seen as part of long stanging tradition of theoretical reflection on the arts in general.[14]

ترجمہ: دیگر تمام تحریروں کی طرح فلمی نظریہ بھی تغیر پذیر ہے اور فلمی نظریہ میں پیش رو نظریات کے باقیات موجود ہیں۔ اس نظریہ پر ہم عصر تحریروں اور مستقبل میں ہونے والے مباحث کا اثر ہوتا ہے۔ فلمی تھیوری کو مفروضاتی سوچ کی عرصہ دراز سے برقرار روایت کو بھی مدِنظر رکھنا چاہیے۔

ناقدین کی اس طرح کی قوت متخیلہ نے فلم تھیوری میں انقلاب برپا کردیا جبکہ ڈرامے پر ناقدین نے کام کرنے سے گریز کیا۔ جن ناقدین نے فلم تھیوری پر کام کیا ان میں مائیک ڈی انجیلو (Mike D'Angelo)، راجر ایبرٹ (Roger Ebert)، اے۔او۔سکاٹ (A.O.Scott)، ڈیوڈ ایڈلسٹین (David Edelstein)، ٹوڈ میک کارتھی (Todd Macarthy)، اینڈریو سارِس (Andrew Sarris) اور گائیڈ وارسٹارکو (Guido Aristarco) قابل ذکر ہیں۔

ڈراما اور فلم دونوں میں کیمرہ کا استعمال اور استعمال کا طریقہ بھی الگ الگ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جیسے ہی کسی ڈراما یا فلم کے سین کا آغاز ہوتا ہے۔ ہمیں سین اور ساز و آواز سے فوراً پتا چل جاتا ہے کہ یہ سین ڈراما یا فلم کا ہے۔ ڈراما کا میڈیم چھوٹی سکرین ہے لیکن اس کے باوجود ڈراما کے لئے مختلف کیمروں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ڈراما پروڈکشن کے لئے تین یا چار کیمرے درکار ہوتے ہیں جبکہ فلم پروڈکشن کے لئے ایک ہی اچھی قسم کا کیمرہ کافی ہوتا ہے۔

اگر کسی ایک ادبی فن پارے کو ڈراما اور فلم میں الگ الگ فلمایا جائے تو ان کے فلمانے میں بہت فرق ہوگا۔ ڈراما میں فلمائے گئے فن پارے میں وہ چاشنی اور دلکشی نظر نہیں آتی جو فلم میں ہوتی ہے کیونکہ ڈراما اور فلم کے Opening سین میں ہی زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔

اس حوالے سے Timothy J. Corrigan اپنی کتاب ***A Short Guide to Writing About Film*** میں لکھتی ہیں:

> The opening is the most interesting part of Henry V (1944) because it comments on the central difference between drama and film. In these opening images, Olivier acknowledges the original stage world of the drama and shows how the movies can transcend those dramatic limits. [15]

ترجمہ: ہنری V (۱۹۴۴ء) کا افتتاحی منظر بہت ہی دلچسپ ہے کیونکہ یہ فلم اور ڈراما کے بنیادی فرق پر بحث کرتا ہے۔ ان ابتدائی مناظر میں اولیور ڈراما کے حقیقی سٹیج کو تسلیم کرتا ہے اور یہ دکھاتا ہے کہ کس طرح فلمیں ڈرامائی حدود کو پار کرتی ہیں۔

ڈراما اور فلم میں بہت سے پہلو ایک جیسے ہیں۔ قدرِ مشترک سے ہٹ کر بہت سے متضاد پہلو بھی موجود

ہیں۔ ڈراما اور فلم کی پروڈکشن میں فنی اور تکنیکی مراحل مختلف ہونے کے باوجود دونوں کے لئے بنیادی شرائط ایک ہی ہیں۔ اِن دونوں اصناف میں متضاد پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کے لئے ان کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے جو ڈراما اور فلم کو باریک بینی سے سمجھنے میں معاون ثابت ہوگا۔

حواشی وحوالہ جات

۱۔ زبیر شاداب، ریڈیو نشریات: تاریخ، اصناف اور پیش کش، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، ۲۰۰۸ء، ص ۱۰۹

۲۔ سید وقار عظیم، پروفیسر، اُردو ڈراما (تنقیدی اور تجزیاتی مطالعہ) ترتیب تعارف، ڈاکٹر، سید معین الرحمٰن، الوقار پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۶ء، ص ۲۱

۳۔ https://webhp?origin+of+word+film (مورخہ ۹ دسمبر ۲۰۱۶ء بوقت 7:58 رات)

۴۔ قیصر شمیم، ڈاکٹر، اُردو ادب پر ذرائع ترسیل عامہ کے اثرات، اُردو اکادمی، دہلی، ۱۹۸۹ء، ص ۱۴۵

۵۔ دیو محمدار، ''سنیما...... کامیابیوں سے پُر ایک صدی''، مشمولہ: ہندوستانی فلم کا آغاز وارتقاء، جلد اوّل، مؤلف: ڈاکٹر الف انصاری، عرشیہ پبلی کیشنز، دہلی، ۲۰۱۲ء، ص ۲۱

6۔ Bert Cardullo, *Screen Writings, Partial Views of Total Art, Classic to Centemporary,* Vol. 1, Anthem Press, USA, 2010, P.51

۷۔ اشک، پریم پال، ہندوستانی سنیما کے پچاس سال، بک ہوم، لاہور، ۲۰۰۴ء، ص ۴۵

8۔ Aaron Sultanik, *Film A Modern Art,* Cornwall Books, England, 1986, P. 13

۹۔ محمد اسلم قریشی، ڈاکٹر، ڈرامہ نگاری کا فن، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور ۱۹۸۹ء، ص ۱۰۸

۱۰۔ ایضاً، ص ۱۱۱، ۱۱۲

۱۱۔ عشرت رحمانی، اُردو ڈرامے کی تاریخ، تنقید، ایجوکیشنل بک ہاؤس، علی گڑھ، ۱۹۹۵ء، ص ۱۳

12۔ David Broadwell, Kristin Thompson, *Film Art An Introduction* (Seventh Edition) Chris Freitag, New York, 2003, P. 107

13۔ Timothy J. Corrigan, *A Short Guide to Writing about Film,* (Sixth Edition), Dorling Kindersley, India, 2009, P. 15

14۔ Robert Stam, *Film Theory An Introduction,* Blackwell Publish, India, 2000, P. 10

15۔ Timothy J. Corrigan, P. 112